AL HAYAT
21-10-2023

ثناء سلطانہ کو ہاؤزنگ فینانس کے موضوع پر پی ایچ ڈی

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اسکالر ثنا سلطانہ دختر جناب عبدالنبی کو شعبہ مینجمنٹ وکامرس میں پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ "ہاؤزنگ فینانس کے حوالے سے قرض داروں کے تاثرات ۔ کینفین ہومس اور آئی سی آئی کا تقابلی مطالعہ"، ڈاکٹر محمد سعادت شریف، اسوسیئٹ پروفیسر، کامرس کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 19 ستمبر کو ہوا۔

AL HAYAT 21-10-2023

شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

شعبہ اردو، مانو میں تعزیتی نشست۔ پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین اور دیگر کے خطاب

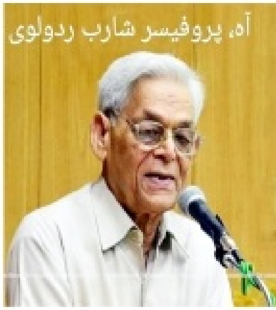

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: ممتاز ترقی پسند نقاد ادیب شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنو میں 18 اکتوبر کی صبح انتقال ہوگیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبہ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنو پہنچے تھے اور اس سمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ پروفیسر سجاد حسین سابق صدر شعبہ اردو، مدراس یونیورسٹی نے کہا کہ شارب ردولوی کی شخصیت ظاہری طور پر جتنی پرکشش تھی باطنی اعتبار سے بھی ان میں اتنی ہی دلکشی تھی۔ وہ سب کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ میں ریفریشر کورس کے سلسلے میں دلی گیا تھا۔ اچانک گھر سے ٹیلی گرام آیا کہ میرے خسر کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس مشکل وقت میں پروفیسر ردولوی نے میری بڑی دلجوئی کی اور نہ صرف ٹکٹ بنوایا بلکہ اپنی کار سے ایئرپورٹ پہنچایا۔ جبکہ اس سے پہلے ان سے میری کوئی شناسائی نہیں تھی۔ پروفیسر مسرت جہاں نے کہا کہ میں براہ راست ان کی شاگرد نہیں رہی لیکن میرے شوہر پروفیسر محمد ظفر الدین مرحوم اور ان کے بھائی شہزاد انجم پروفیسر شارب کے شاگرد تھے۔ وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی اپنے شاگردوں سے۔ ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ شارب صاحب جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے نقاد، ادیب اور شاعر۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان گھر اور باہر دونوں میں انصاف کر سکے۔ شارب صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھے تھے اور باہر کی دنیا میں ان کی شرافت، خلوص، شفقت آمیز برتاو اور حوصلہ افزا رویے کے سب معترف ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی کسی کے بارے میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔ ان کی خود نوشت سوانح "نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم" کے مطالعے سے ان کی منکسر المزاجی، شرافت، وضع داری اور خلوص کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کہا شارب صاحب جیسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ ایک مثالی استاد تھے۔ وہ تنقید جیسا مشکل پرچہ بھی اتنی خوش اسلوبی سے پڑھاتے تھے کہ اس میں دلچسپی پیدا ہو جاتی تھی۔ وہ ترقی پسند نقادوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جس نے ادب میں گراں مایہ کارنامہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان نے کہا کہ شارب صاحب کم بولتے تھے لیکن ان کا ایک ایک لفظ گراں قدر ہوتا تھا۔ بعض اوقات وہ صرف مسکرا کر یا چہرے کے تاثرات سے طالب علموں کو جواب دے دیتے تھے۔ شعر و ادب کی تفہیم میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ڈاکٹر کہکشاں لطیف نے کہا کہ میں شارب صاحب کی اہلیہ پروفیسر شمیم نکہت کی شاگردہ تھی لیکن وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی دیگر طلبہ سے۔ میری تربیت میں ان کا بڑا رول ہے۔

ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ ہم لوگ خوش نصیب تھے کہ ہمیں شارب ردولوی جیسے استاد سے کسب فیض کا موقع ملا۔ انہوں نے مغربی تنقید خصوصاً افلاطون کے نظریہ نقل سے جس طرح واقف کرایا تھا وہ آج بھی ذہن میں نقش ہے۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کی اور پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی کی دعائے مغفرت پر اس کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر شعبہ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے اساتذہ و طلبہ بھی موجود تھے۔

Aadab Telangana, 21-10-2023

ثناء سلطانہ کو ہاؤزنگ فینانس کے موضوع پر پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 20/اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اسکالر ثنا سلطانہ دختر عبدالنبی کو شعبۂ مینجمنٹ و کامرس میں پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''ہاؤزنگ فینانس کے حوالے سے قرض داروں کے تاثرات۔ کینفین ہومس اور آئی سی آئی سی آئی کا تقابلی مطالعہ'' ، ڈاکٹر محمد سعادت شریف، اسوسئیٹ پروفیسر، کامرس کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 19/ستمبر کو ہوا۔

شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

شعبۂ اردو، مانو میں تعزیتی نشست۔ پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین اور دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 20/ اکتوبر (پریس نوٹ) ممتاز ترقی پسند نقادو ادیب شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنؤ میں 18/ اکتوبر کی صبح انتقال ہو گیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدی دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنؤ پہنچے تھے اور اس سمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ پروفیسر سجاد حسین سابق صدر شعبۂ اردو، مدراس یونیورسٹی نے کہا کہ شارب ردولوی کی شخصیت ظاہری طور پر جتنی پر کشش تھی باطنی اعتبار سے بھی ان میں اتنی ہی دلکشی تھی۔ وہ سب کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ میں ریفریشر کورس کے سلسلے میں دہلی گیا تھا۔ اچانک گھر سے ٹیلی گرام آیا کہ میرے خسر کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس مشکل وقت میں پروفیسر ردولوی نے میری بڑی دلجوئی کی اور نہ صرف ٹکٹ بنوایا بلکہ اپنی کار سے ایئرپورٹ پہنچایا۔ جبکہ اس سے پہلے ان سے میری کوئی شناسائی نہیں تھی۔ پروفیسر مسرت جہاں نے کہا کہ میں براہ راست ان کی شاگرد نہیں رہی لیکن میرے شوہر پروفیسر محمد ظفر الدین مرحوم اور ان کے بھائی شہزاد انجم پروفیسر شارب کے شاگرد تھے۔ وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی اپنے شاگردوں سے۔ ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ شارب صاحب جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے نقاد، ادیب اور شاعر۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان گھر اور باہر دونوں میں انصاف کر سکے۔ شارب صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھے تھے اور باہر کی دنیا میں ان کی شرافت، خلوص، شفقت آمیز برتاؤ اور حوصلہ افزا رویے کے سب معترف ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی کسی کے بارے میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔ ان کی خودنوشت سوانح "نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم" کے مطالعے سے ان کی منکسر المزاجی، شرافت، وضع داری اور خلوص کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کہا شارب صاحب جیسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ ایک مثالی استاد تھے۔ وہ تنقید جیسا مشکل پرچہ بھی اتنی خوش اسلوبی سے پڑھاتے تھے کہ اس میں دلچسپی پیدا ہو جاتی تھی۔ وہ ترقی پسند نقادوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جس نے ادب میں گراں مایہ کارنامہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان نے کہا کہ شارب صاحب کم بولتے تھے لیکن ان کا ایک ایک لفظ گراں قدر ہوتا تھا۔

بعض اوقات وہ صرف مسکرا کر یا چہرے کے تاثرات سے طالب علموں کو جواب دے دیتے تھے۔ شعر و ادب کی تفہیم میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ڈاکٹر کہکشاں لطیف نے کہا کہ میں شارب صاحب کی اہلیہ پروفیسر شمیم نکہت کی شاگردہ تھی لیکن وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی دیگر طلبہ سے۔ میری تربیت میں ان کا بڑا رول ہے۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ ہم لوگ خوش نصیب تھے کہ ہمیں شارب ردولوی جیسے استاد سے کسب فیض کا موقع ملا۔ انہوں نے مغربی تنقید خصوصاً افلاطون کے نظریہ نقل سے جس طرح واقف کرایا تھا وہ آج بھی ذہن میں نقش ہے۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کی اور پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی کی دعائے مغفرت پر اس کا اختتام ہوا۔ اس موقعے پر شعبہ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے اساتذہ و طلبہ بھی موجود تھے۔

روزنامہ ہمارا سماج دہلی

21-10-2023

شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

شعبۂ اردو، مانو میں تعزیتی نشست، پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین اور دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 20/ اکتوبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: ممتاز ترقی پسند نقاد ادیب شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنؤ میں 18/ اکتوبر کی صبح انتقال ہوگیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہوجاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنؤ پہنچے تھے اور اس سمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ پروفیسر سجاد حسین سابق صدر شعبۂ اردو، مدراس یونیورسٹی نے کہا کہ شارب ردولوی کی شخصیت ظاہری طور پر جتنی پرکشش تھی باطنی اعتبار سے بھی ان میں اتنی ہی دلکشی تھی۔ وہ سب کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ میں ریفریشر کورس کے سلسلے میں دہلی گیا تھا۔ اچانک گھر سے ٹیلی گرام آیا کہ میرے خسر کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس مشکل وقت میں پروفیسر ردولوی نے میری بڑی دلجوئی کی اور نہ صرف ٹکٹ بنوایا بلکہ اپنی کار سے ایئرپورٹ پہنچایا۔ جبکہ اس سے پہلے ان سے میری کوئی شناسائی نہیں تھی۔ پروفیسر مسرت جہاں نے کہا کہ میں براہ راست ان کی شاگرد نہیں رہی لیکن میرے شوہر پروفیسر محمد ظفرالدین مرحوم اور ان کے بھائی شہزاد انجم پروفیسر شارب کے شاگرد تھے۔ وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی اپنے شاگردوں سے۔ ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ شارب صاحب جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے نقاد، ادیب اور شاعر۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان گھر اور باہر دونوں میں انصاف کر سکے۔ شارب صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھے تھے اور باہر کی دنیا میں ان کی شرافت، خلوص، شفقت آمیز برتاؤ اور حوصلہ افزا رویے کے سب معترف ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی کسی کے بارے میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔

MANUU awards PhD to Sana Sultana

By IND Today News Desk Last updated **Oct 20, 2023**

Hyderabad: Maulana Azad National Urdu University (MANUU) has declared Ms. Sana Sultana D/o Mr. Abdul Nabi qualified in Doctor of Philosophy in Commerce. She has worked on the topic "Borrower's Perception towards Housing Finance – A Comparative Study of Canfinhomes and ICICI" under the supervision of Dr. Md. Sadat Shareef, Associate Professor, Commerce, MANUU. Her viva-voce was conducted on 19th September 2023.

Sada e Hussaini, 21-10-2023

ثناء سلطانہ کو ہاؤزنگ فینانس کے موضوع پر پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 20/ اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اسکالر ثنا سلطانہ دختر جناب عبدالنبی کو شعبۂ مینجمنٹ و کامرس میں پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''ہاؤزنگ فینانس کے حوالے سے قرض داروں کے تاثرات ۔ کینفین ہومس اور آئی سی آئی کا تقابلی مطالعہ''، ڈاکٹر محمد سعادت شریف، اسوسیٹ پروفیسر، کامرس کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا19 / ستمبر کو ہوا۔

Sada e Hussaini, 21-10-2023

شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

شعبۂ اردو، مانو میں تعزیتی نشست۔ پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین اور دیگر کے خطاب

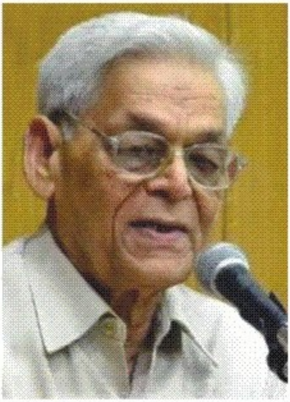

حیدرآباد، 20 / اکتوبر (پریس نوٹ) ممتاز ترقی پسند نقاد ادیب شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنؤ میں 18 / اکتوبر کی صبح انتقال ہو گیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنؤ پہنچے تھے اور اس سمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ پروفیسر سجاد حسین سابق صدر شعبۂ اردو، مدراس یونیورسٹی نے کہا کہ شارب ردولوی کی شخصیت ظاہری طور پر جتنی پرکشش تھی باطنی اعتبار سے بھی ان میں اتنی ہی دلکشی تھی۔ وہ سب کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ میں ریفریشر کورس کے سلسلے میں دہلی گیا تھا۔ اچانک گھر سے ٹیلی گرام آیا کہ میرے خسر کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس مشکل وقت میں پروفیسر ردولوی نے میری بڑی دلجوئی کی اور نہ صرف ٹکٹ بنوایا بلکہ اپنی کار سے ایئر پورٹ پہنچایا۔ جبکہ اس سے پہلے ان سے میری کوئی شناسائی نہیں تھی۔ پروفیسر مسرت جہاں نے کہا کہ میں براہ راست ان کی شاگرد نہیں رہی لیکن میرے شوہر پروفیسر محمد ظفر الدین مرحوم اور ان کے بھائی شہزاد انجم پروفیسر شارب کے شاگرد تھے۔ وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی اپنے شاگردوں سے۔ ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ شارب صاحب جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے نقاد، ادیب اور شاعر۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان گھر اور باہر دونوں میں انصاف کر سکے۔ شارب صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھے تھے اور باہر کی دنیا میں ان کی شرافت، خلوص، شفقت آمیز برتاؤ اور حوصلہ افزا رویے کے سب معترف ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی کسی کے بارے میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔ ان کی خودنوشت سوانح "نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم" کے مطالعے سے ان کی منکسر المزاجی، شرافت، وضع داری اور خلوص کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابوشہیم خاں نے کہا شارب صاحب جیسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ ایک مثالی استاد تھے۔ وہ تنقید جیسا مشکل پرچہ بھی اتنی خوش اسلوبی سے پڑھاتے تھے کہ اس میں دلچسپی پیدا ہو جاتی تھی۔ وہ ترقی پسند نقادوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جس نے ادب میں گراں مایہ کارنامہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان نے کہا کہ شارب صاحب کم بولتے تھے لیکن ان کا ایک ایک لفظ گراں قدر ہوتا تھا۔ بعض اوقات وہ صرف مسکرا کر یا چہرے کے تاثرات سے طالب علموں کو جواب دے دیتے تھے۔ شعر و ادب کی تفہیم میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ڈاکٹر کہکشاں لطیف نے کہا کہ میں شارب صاحب کی اہلیہ پروفیسر شمیم نکہت کی شاگرد تھی لیکن وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی دیگر طلبہ سے۔ میری تربیت میں ان کا بڑا رول ہے۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ ہم لوگ خوش نصیب تھے کہ ہمیں شارب ردولوی جیسے استاد سے کسب فیض کا موقع ملا۔ انہوں نے مغربی تنقید خصوصاً افلاطون کے نظریہ نقل سے جس طرح واقف کرایا تھا وہ آج بھی ذہن میں نقش ہے۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر ابوشہیم خاں نے کی اور پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی کی دعائے مغفرت پر اس کا اختتام ہوا۔ اس موقعے پر شعبہ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے اساتذہ و طلبہ بھی موجود تھے۔

Urdu Action, 21-10-2023

شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

شعبۂ اردو، مانو میں تعزیتی نشست۔ پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین اور دیگر کے خطاب

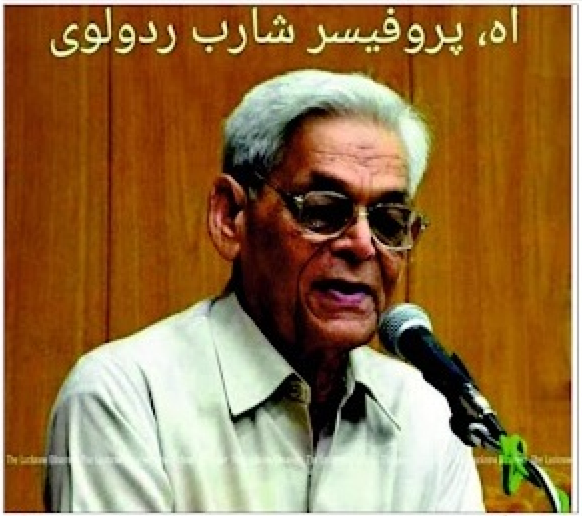

حیدرآباد، 20/ اکتوبر (پریس نوٹ) ممتاز ترقی پسند نقاد ادیب شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنؤ میں 18/ اکتوبر کی صبح انتقال ہو گیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنؤ پہنچے تھے اور اس سیمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ پروفیسر سجاد حسین سابق صدر شعبۂ اردو، مدراس یونیورسٹی نے کہا کہ شارب ردولوی کی شخصیت ظاہری طور پر جتنی پرکشش تھی باطنی اعتبار سے بھی ان میں اتنی ہی دلکشی تھی۔ وہ سب کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ میں ریفریشر کورس کے سلسلے میں دہلی گیا تھا۔ اچانک گھر سے ٹیلی گرام آیا کہ میرے خسر کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس مشکل وقت میں پروفیسر ردولوی نے میری بڑی دلجوئی کی اور نہ صرف ٹکٹ بنوایا بلکہ اپنی کار سے ایئرپورٹ پہنچایا۔ جبکہ اس سے پہلے ان سے میری کوئی شناسائی نہیں تھی۔ پروفیسر مسرت جہاں نے کہا کہ میں براہ راست ان کی شاگرد نہیں رہی لیکن میرے شوہر پروفیسر محمد ظفر الدین مرحوم اور ان کے بھائی شہزاد انجم پروفیسر شارب کے شاگرد تھے۔ وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی اپنے شاگردوں سے۔ ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ شارب صاحب جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے نقاد، ادیب اور شاعر۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان گھر اور باہر دونوں میں انصاف کر سکے۔ شارب صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھے تھے اور باہر کی دنیا میں ان کی شرافت، خلوص، شفقت آمیز برتاؤ اور حوصلہ افزا رویے کے سب معترف ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی کسی کے بارے میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔ ان کی خود نوشت سوانح " نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم " کے مطالعے سے ان کی منکسر المزاجی، شرافت، وضع داری اور خلوص کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کہا شارب صاحب جیسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ ایک مثالی استاد تھے۔ وہ تنقید جیسا مشکل پرچہ بھی اتنی خوش اسلوبی سے پڑھاتے تھے کہ اس میں دلچسپی پیدا ہو جاتی تھی۔ وہ ترقی پسند نقادوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جس نے ادب میں گراں مایہ کارنامہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان نے کہا کہ شارب صاحب کم بولتے تھے لیکن ان کا ایک ایک لفظ گراں قدر ہوتا تھا۔ بعض اوقات وہ صرف مسکرا کر یا چہرے کے تاثرات سے طالب علموں کو جواب دے دیتے تھے۔ شعر و ادب کی تفہیم میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ڈاکٹر کہکشاں لطیف نے کہا کہ میں شارب صاحب کی اہلیہ پروفیسر شمیم نکہت کی شاگردہ تھی لیکن وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی دیگر طلبہ سے۔ میری تربیت میں ان کا بڑا رول ہے۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ ہم لوگ خوش نصیب تھے کہ ہمیں شارب ردولوی جیسے استاد سے کسب فیض کا موقع ملا۔ انہوں نے مغربی تنقید خصوصاً افلاطون کے نظریہ نقل سے جس طرح واقف کرایا تھا وہ آج بھی ذہن میں نقش ہے۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کی اور پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی کی دعائے مغفرت پر اس کا اختتام ہوا۔ اس موقعے پر شعبہ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے اساتذہ وطلبہ بھی موجود تھے۔

سیاست
The Siasat Daily

Sana Sultana is awarded PhD by MANUU

News Desk Follow on Twitter | Published: 21st October 2023

Hyderabad: Maulana Azad National Urdu University (MANUU) has declared Sana Sultana qualified in Doctor of Philosophy in Commerce. She has worked on the topic "Borrower's Perception towards Housing Finance – A Comparative Study of Canfinhomes and ICICI" under the supervision of Dr. Md. Sadat Shareef, Associate Professor of Commerce.

Her viva-voce was conducted on 19th September.

رہنمائے دکن

21 OCT 2023

شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

شعبۂ اردو، مانو میں تعزیتی نشست۔ پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین اور دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 20 ر اکتوبر (پریس نوٹ) ممتاز ترقی پسند نقاد، ادیب، شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج

عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنؤ میں 18 ر اکتوبر کی صبح انتقال ہو گیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنؤ پہنچے تھے اور اس سمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ پروفیسر سجاد حسین سابق صدر شعبۂ اردو، مدراس یونیورسٹی نے کہا کہ شارب ردولوی کی شخصیت ظاہری طور پر جتنی پرکشش تھی باطنی اعتبار سے بھی ان میں اتنی ہی دلکشی تھی۔ وہ سب کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ میں ریفریشر کورس کے سلسلے میں دہلی گیا تھا۔ اچانک گھر سے ٹیلی گرام آیا کہ میرے خسر کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس مشکل وقت میں پروفیسر ردولوی نے میری بڑی دلجوئی کی اور نہ صرف ٹکٹ بنوایا بلکہ اپنی کار سے ایئرپورٹ پہنچایا۔ جبکہ اس سے پہلے ان سے میری کوئی شناسائی نہیں تھی۔ پروفیسر مسرت جہاں نے کہا کہ میں براہ راست ان کی شاگرد نہیں رہی لیکن میرے شوہر پروفیسر محمد ظفر الدین مرحوم اور ان کے بھائی شہزاد انجم پروفیسر شارب کے شاگرد تھے۔ وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی اپنے شاگردوں سے۔ ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ شارب صاحب جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے نقاد، ادیب اور شاعر۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان گھر اور باہر دونوں میں انصاف کر سکے۔ شارب صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھے تھے اور باہر کی دنیا میں ان کی شرافت، خلوص، شفقت آمیز برتاؤ اور حوصلہ افزا رویے کے سب معترف ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی کسی کے بارے میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔ ان کی خودنوشت سوانح "نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم" کے مطالعے سے ان کی منکسر المزاجی، شرافت، وضع داری اور خلوص کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کہا شارب صاحب جیسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ ایک مثالی استاد تھے۔ وہ تنقید جیسا مشکل پرچہ بھی اتنی خوش اسلوبی سے پڑھاتے تھے کہ اس میں دلچسپی پیدا ہو جاتی تھی۔ وہ ترقی پسند نقادوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جس نے ادب میں گراں مایہ کارنامہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان نے کہا کہ شارب صاحب کم بولتے تھے لیکن ان کا ایک ایک لفظ گراں قدر ہوتا تھا۔ بعض اوقات وہ صرف مسکرا کر یا چہرے کے تاثرات سے طالب علموں کو جواب دے دیتے تھے۔ شعر و ادب کی تفہیم میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ڈاکٹر کہکشاں لطیف نے کہا کہ میں شارب صاحب کی اہلیہ پروفیسر شمیم نکہت کی شاگردہ تھی لیکن وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی دیگر طلبہ سے۔ میری تربیت میں ان کا بڑا رول ہے۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ ہم لوگ خوش نصیب تھے کہ ہمیں شارب ردولوی جیسے استاد سے کسب فیض کا موقع ملا۔ انہوں نے مغربی تنقید خصوصاً افلاطون کے نظریہ نقل سے جس طرح واقف کرایا تھا وہ آج بھی ذہن میں نقش ہے۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کی اور پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی کی دعائے مغفرت پر اس کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر شعبہ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے اساتذہ و طلبہ بھی موجود تھے۔

RD 21

راشٹریہ سہارا

21 OCT 2023

شارب ردولوی کی رحلت، ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

شعبۂ اردو، مانو میں تعزیتی نشست۔ پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 20/اکتوبر (پریس نوٹ) ممتاز ترقی پسند نقاد ادیب شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنؤ میں 18/اکتوبر کی صبح انتقال ہو گیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنؤ پہنچے تھے اور اس سمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ پروفیسر سجاد حسین سابق صدر شعبۂ اردو، مدراس یونیورسٹی نے کہا کہ شارب ردولوی کی شخصیت ظاہری طور پر جتنی پرکشش تھی باطنی اعتبار سے بھی ان میں اتنی ہی دلکشی تھی۔ وہ سب کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ پروفیسر مسرت جہاں نے کہا کہ میں براہ راست ان کی شاگرد نہیں رہی لیکن میرے شوہر پروفیسر محمد ظفر الدین مرحوم اور ان کے بھائی شہزاد انجم پروفیسر شارب کے شاگرد تھے۔ وہ مجھ سے بھی اتنی ہی محبت کرتے تھے جتنی اپنے شاگردوں سے۔ ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ شارب صاحب جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے نقاد، ادیب اور شاعر۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان گھر اور باہر دونوں میں انصاف کر سکے۔ شارب صاحب اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھے تھے اور باہر کی دنیا میں ان کی شرافت، خلوص، شفقت آمیز برتاؤ اور حوصلہ افزا رویے کے سب معترف ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی کسی کے بارے میں نازیبا کلمات کا استعمال کیا۔

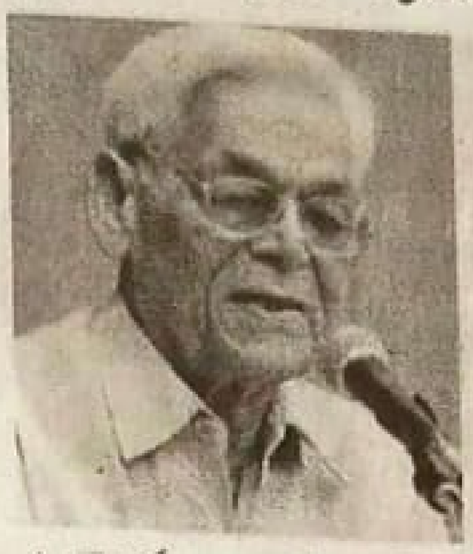

ان کی خود نوشت سوانح "نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم" کے مطالعے سے ان کی منکسر المزاجی، شرافت، وضع داری اور خلوص کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں، ڈاکٹر احمد خان، ڈاکٹر کہکشاں لطیف اور ڈاکٹر اسلم پرویز نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے مغربی تنقید خصوصاً افلاطون کے نظریہ نقل سے جس طرح واقف کرایا تھا وہ آج بھی ذہن میں نقش ہے۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے کی اور پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی کی دعائے مغفرت پر اس کا اختتام ہوا۔ اس موقعے پر شعبہ اردو کے علاوہ دیگر شعبوں کے اساتذہ و طلبہ بھی موجود تھے۔

RS 21

اعتماد

شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ

پروفیسر شمس الہدیٰ، پروفیسر سجاد حسین اور دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 20/اکتوبر (پریس نوٹ) ممتاز ترقی پسند نقاد ادیب شاعر اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر شارب ردولوی کے سانحہ ارتحال پر شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف اساتذہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر شارب ردولوی کا لکھنؤ میں 18/اکتوبر کی صبح انتقال ہو گیا تھا۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی رحلت سے ترقی پسند تنقید کے ایک زریں باب کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ وہ جتنے اچھے استاد تھے اتنے ہی اچھے انسان تھے۔ ان کی شخصیت میں ایسی دلآویزی تھی کہ ہر شخص ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ تنقید، ادبی سماجیات اور تقابلی ادب کی تدریس میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے 2018 میں ان کے اعزاز میں جشن شارب کا انعقاد کیا تھا۔ سب اپنے خرچ پر لکھنؤ پہنچے تھے اور اس سمینار میں تین دن تک ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔

21

منصف 22 OCT 2023

پروفیسر شارب ردولوی، صدی کے نمائندہ نقاد

اردو ناقدین میں مرحوم کا مقام نہایت اعلیٰ ۔ تعزیتی اجلاس سے شرکاء کا خطاب

حیدر آباد۔ 21 اکتوبر (راست) اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کے شعبۂ اردو میں معروف نقاد، پروفیسر شارب ردولوی کے سانحۂ ارتحال پر ایک تعزیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت، صدر شعبۂ اردو، پروفیسر شمس الہدی دریا بادی نے کی ۔ نظامت کے فرائض شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر ابو شہیم خان نے انجام دیے ۔ پروفیسر شارب ردولوی کا تعارف پیش کرتے ہوئے ناظم جلسہ، ڈاکٹر ابو شہیم خان نے کہا کہ اردو ناقدین میں پروفیسر شارب ردولوی کا مقام بہت اعلیٰ ہے۔ تنقید کو اگر پڑھنا اور سمجھنا چاہتے ہیں تو انہیں پڑھنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ بہترین ناقد ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت عمدہ شاعر بھی تھے . ہم خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے ہماری تربیت کی ۔ بہت محنت اور شفقت سے ہمیں پڑھایا۔ کن کن باتوں اور یادوں کا ذکر کروں ۔ آپ کی وفات سے دنیائے ادب میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ صدر شعبہ اردو، پروفیسر شمس الہدی دریابادی نے مرحوم کی خوبیوں کا ذکر تفصیل سے کرتے ہوئے ان کے شاگردوں کو بھی یاد کیا اور کہا کہ ہم لوگوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ جے این یو (جواہر لعل یونیورسٹی) میں پروفیسر شارب ردولوی سے پڑھنے کا موقع ملا۔ ان کی کلاس کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ طلبا کی سو فیصد حاضری ہوا کرتی تھی ۔ بحیثیت استاد ان کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ان کے شاگردوں نے ان کی حیات میں ہی اپنے خرچ سے ان کے نام پر ایک سمینار کا انعقاد کرایا۔ عام نقادوں کے برخلاف تنقید میں ان کا رویہ بہت معتدل اور غیر جانبدارانہ تھا . وہ ایک بے مثال استاد، بہترین شاعر اور عظیم ناقد تھے . ان کی کتاب 'جدید اردو تنقید اصول ونظریات' آج تحقیق کے ہر طالب علم اور استاد کی ضرورت بن گئی ہے۔ سنٹرل یونیورسٹی حیدر آباد کی استاد ڈاکٹر عرشیہ جبیں نے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی صرف اچھے ادیب اور ناقد ہی نہیں بلکہ بہت اچھے انسان بھی تھے۔ براہ راست میرا شاگردی کا رشتہ نہیں رہا لیکن خود کو ان کا شاگرد کہتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہوں ۔ شعبہ اردو مانو کی استاد پروفیسر مسرت جہاں نے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی اتنے خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے کہ پہلی ملاقات میں ہی ہمیں یہ احساس ہوا کہ ہمارا بہت پرانا رشتہ ہے . ان سے ہم نے تعلیم تو حاصل نہیں کی مگر انہوں نے ہماری تربیت بہت اچھی طرح کی۔ اس لئے انہیں میں اپنا استاد مانتی ہوں ۔ ڈاکٹر کہکشاں لطیف اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ترجمہ، مانو نے کہا کہ اپنے والدین کے بعد کسی کو سب سے محترم سمجھتی ہوں تو وہ شارب ردولوی ہیں۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں وہ ان ہی کی تربیت کا ثمرہ ہے۔ شعبہ اردو کے استاد، ڈاکٹر فیروز عالم نے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی صاحب کی وفات کسی ایک فرد کے لیے نہیں بلکہ دنیائے اردو ادب کے لئے بڑا سانحہ ہے۔ ڈی یو (دہلی یونیورسٹی) اور جے این یو (جواہر لعل یونیورسٹی) دونوں بڑی یونیورسٹیوں کے وہ حسین سنگم تھے۔ انہوں نے بہت مشکل مضامین پڑھائے لیکن اتنے دلچسپ انداز میں پڑھایا کرتے کہ ہر طالب علم کو سمجھ میں آ جاتا۔ مرکز مطالعات اردو ثقافت کے استاد، ڈاکٹر احمد خان نے کہا کہ شارب کی خاموشی میں بھی ایک ترسیل ہوا کرتی تھی . مشکل سے مشکل چیزوں کو بہت آسان کرکے سمجھاتے تھے . ہم انہیں اس صدی کے نمائندہ نقاد کہہ سکتے ہیں۔ آپ کی وفات اردو زبان وادب کا بڑا خسارہ ہے۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی کی وجہ سے ہم نے تنقید کو سمجھا اور جانا۔ انہوں نے اپنے تاثرات کے ساتھ تعزیتی اشعار بھی پیش کیے۔ اس تعزیتی اجلاس کا اختتام صدر شعبہ اردو، پروفیسر شمس الہدی دریابادی کی دعاء پر ہوا۔ اجلاس میں شعبہ کے اساتذہ، مہمانان، ریسرچ اسکالرس اور طلباء وطالبات نے شرکت کی۔

Scanned with CamScanner

رہنمائے دکن

راشٹریہ سہارا

21 OCT 2023

اعتماد

ثناء سلطانہ کو ہاؤزنگ فینانس کے موضوع پر پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 20/اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اسکالر ثنا سلطانہ دختر جناب عبدالنبی کو شعبۂ مینجمنٹ و کامرس میں پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ”ہاؤزنگ فینانس کے حوالے سے قرض داروں کے تاثرات ۔ کینفین ہومس اور آئی سی آئی سی آئی کا تقابلی مطالعہ“، ڈاکٹر محمد سعادت شریف، اسوسیٹ پروفیسر، کامرس کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 19/ستمبر کو ہوا۔

ثناء سلطانہ کو ہاؤزنگ فینانس کے موضوع پر پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 20/اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اسکالر ثنا سلطانہ دختر جناب عبدالنبی کو شعبۂ مینجمنٹ و کامرس میں پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ”ہاؤزنگ فینانس کے حوالے سے قرض داروں کے تاثرات ۔ کینفین ہومس اور آئی سی آئی سی آئی کا تقابلی مطالعہ“، ڈاکٹر محمد سعادت شریف، اسوسیٹ پروفیسر، کامرس کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 19/ستمبر کو ہوا۔

پی ایچ ڈی کی ڈگری

حیدرآباد، 20/اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اسکالر ثنا سلطانہ دختر جناب عبدالنبی کو شعبۂ مینجمنٹ و کامرس میں پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ”ہاؤزنگ فینانس کے حوالے سے قرض داروں کے تاثرات ۔ کینفین ہومس اور آئی سی آئی سی آئی کا تقابلی مطالعہ“، ڈاکٹر محمد سعادت شریف، اسوسیٹ پروفیسر، کامرس کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 19/ستمبر کو ہوا۔

Scanned with CamScanner